Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۱ رجب ۱۳۹۵ھ ۲۲ وفا ۱۳۵۴ہش ۲۲ جولائی ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۶۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مردانِ خدا میں محبتِ الٰہی کا نور ہوتا ہے وہ پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں ہوتے ہیں

ایک شاہانہ استغنا ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے وہ دُنیا کو مرے ہوئے کیڑے سے بھی کمتر سمجھتے ہیں

"مردانِ خدا جو خدا تعالیٰ سے محبت اور مودت کا تعلق رکھتے ہیں وہ صرف پیشگوئیوں تک اپنے کمالات کو محدود نہیں رکھتے ان پر حقائق و معارف کھلتے ہیں اور دقائق و اسرارِ شریعت اور دلائلِ لطیفہ حقانیتِ ملّت کے ان کو عطا ہوتے ہیں اور اعجازی طور پر ان کے دل پر دقیق در دقیق علومِ قرآنی اور لطائفِ کتابِ ربّانی اُتارے جاتے ہیں اور وہ ان فوق العادت اسرار اور سماوی علوم کے وارث کئے جاتے ہیں جو بلا واسطہ موہبت کے طور پر محبوبین کو ملتے ہیں اور خاص محبت ان کو عطا کی جاتی ہے اور ابراہیمی صدق و صفا ان کو دیا جاتا ہے اور رُوح القدس کا سایہ ان کے دلوں پر ہوتا ہے۔ وہ خدا کے ہو جاتے ہیں اور خدا ان کا ہو جاتا ہے۔ ان کی دُعائیں خارق عادت طور پر آثار دکھاتی ہیں۔ ان کے لئے خدا غیرت رکھتا ہے۔ وہ ہر میدان میں ... فتح پاتے ہیں۔ ان کے چہروں پر محبتِ الٰہی کا نور چمکتا ہے۔ ان کے در و دیوار پر خدا کی رحمت برستی ہوئی معلوم ہوتی ہے وہ پیارے بچّہ کی طرح خدا کی گود میں ہوتے ہیں۔ خدا ان کے لئے اس شیرِ مادہ سے زیادہ غصّہ ظاہر کرتا ہے جس کے بچّے کو کوئی لینے کا ارادہ کرے۔ وہ گناہ سے معصوم وہ دشمنوں کے حملوں سے معصوم وہ تعلیم کی غلطیوں سے بھی معصوم ہوتے ہیں۔ وہ آسمان کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ خدا عجیب طور پر ان کی دُعائیں سُنتا ہے اور عجیب طور پر ان کی قبولیّت ظاہر کرتا ہے ... ذوالجلال کا خیمہ ان کے دلوں میں ہوتا ہے اور ایک رعبِ خدائی ان کو عطا کیا جاتا ہے اور شاہانہ استغنا ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ دُنیا اور اہلِ دُنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی کمتر سمجھتے ہیں فقط ایک کو جانتے ہیں اور اسی ایک کے خوف کے نیچے ہر دم گداز ہوتے رہتے ہیں... وہ دُنیا کا نور اور اس ناپائیدار عالم کا ستون ہوتے ہیں۔ وہ سچّا امن قائم کرنے کے شہزادے اور ظلمتوں کے دُور کرنے کے آفتاب ہوتے ہیں ... کوئی ان کو پہچانتا نہیں مگر خدا۔"

(تحفہ گولڑویہ صٓ ۷۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲۔ وفا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۲۔ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

گھٹنے میں درد اور جکڑوں کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ضرورت اساتذہ

بعض بیرونی ممالک میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ان مضامین میں ایم۔ اے کی سند رکھنے والے احباب درخواستیں ارسال فرمائیں:۔

تاریخ۔ جغرافیہ۔ عربی۔ اسلامیات۔ بیالوجی۔ ریاضی (ریاضی کے لئے بی۔ ایس سی فزکس ہونا ضروری ہے)

(وکیل التبشیر)

ایک احمدی بچّی کی نمایاں کامیابی

مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب آف احمد نگر کی بچّی عزیزہ سلامت مجید نے امسال میٹرک کے امتحان میں سرگودہا بورڈ میں ۶۲۳ نمبر حاصل کر کے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ وہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں اوّل رہی ہے۔

احباب سے عزیزہ کی مزید اعلیٰ کامیابیوں کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(عبدالکریم۔ دفتر امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ان مخلصینِ جماعت کی خدمت میں جو صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدے لکھوا چکے ہیں بطور یاددہانی گذارش ہے کہ اس امر کا پورے طور پر خیال رکھیں کہ آپ کے وعدوں کی ادائیگی بر وقت مرحلہ وار ہوتی رہے۔

جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۲ر وفا ۱۳۵۴ ھ
۲۲ر جولائی ۱۹۷۵ء

اللہ تعالیٰ کے احسانات بے پایاں اور انکا بنیادی تقاضا

اللہ تعالیٰ نے انسان پر اُس کی خلقت، اُس کی صورت و سیرت، جسمانی و باطنی قویٰ اُس کی بقا اور ربوبیت کے لحاظ سے بے انتہاء احسان کئے ہیں۔ اُس نے یہ کائنات، اُس کا ابلغ و محکم نظام، زمین و آسمان، نیز ان میں پائے جانے والے کُل اجسام بے جان و حیوان کو انسان کے فائدے اور اس کی خدمت کیلئے پیدا کیا ہے اور اسے ان سب پہ فضیلت بخشی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انسان پر اپنے احسانات بے پایاں اور علی الخصوص بہترین شکل و صورت اور جسمانی ساخت عطا کئے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ (التغابن آیت ۴)

ترجمہ:۔ (اے بنی آدم) آسمانوں اور زمین کو اُس نے ایک خاص غرض کے ماتحت پیدا کیا ہے اور اُسی نے تمہاری صورتیں بنائی ہیں اور تمہاری صورتوں کو بہت اچھا بنایا ہے اور اُسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

صَوَّرَكُمْ میں جسمانی قویٰ ہی نہیں بلکہ باطنی قویٰ بھی شامل ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرینہ کے لحاظ سے شکل و صورت، جسمانی ساخت اور ظاہری قویٰ کیساتھ ساتھ انسان کو احسان کے طور پر عطا کئے جانے والے باطنی قویٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک اور جگہ فرمایا:۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (المومن آیت ۶۵)

ترجمہ:۔ (اے بنی آدم) اللہ وہ ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے قرار کی جگہ بنایا ہے اور آسمان کو ایک مکان کی صورت میں (حفاظت کے لئے) بنایا ہے۔ اور اُس نے تم کو مختلف طاقتیں بخشی ہیں اور پھر ان طاقتوں کو نہایت اعلیٰ درجہ کا اور مضبوط بنایا ہے اور تم کو پاکیزہ رزق بخشتا ہے۔ یہ اللہ ہے جو تمہارا رب بھی ہے۔ پس بہت برکت والا ہے اللہ جو سب جہانوں کا رب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اُس کی خلقت، شکل، صورت، ساخت اور جسمانی و باطنی قویٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ طاقتیں عطا کرنے میں اُس کو اپنے احسانات بے پایاں سے جس طرح نوازا ہے اُس کا خلاصہ" ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ (التین آیت ۵)

ترجمہ:۔ یقیناً ہم نے انسان کو بہتر سے بہتر ساخت اور موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے۔

بہتر سے بہتر ساخت اور موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کرنے اور اعلیٰ سے اعلیٰ قویٰ اور طاقتیں انسان کو عطا کرنے کیوجہ سے اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو جملہ دیگر مخلوقات پر شرف اور فضیلت بخشی اور انہیں دیگر مخلوقات کے مقابلہ میں سرفراز فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو اُس کی جناب سے عطا ہونے والے شرف اور بزرگی اور فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۷۱)

ترجمہ:۔ اور ہم نے بنی آدم کو (بہت) شرف بخشا ہے اور ان کیلئے خشکی اور تری میں سواری کا سامان پیدا کیا ہے اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا ہے اور جو مخلوق ہم نے پیدا کی ہے اس میں سے ایک کثیر حصہ پر ہم نے انہیں (یعنی بنی آدم کو) بڑی فضیلت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو اپنے احسانات بے پایاں اور عظیم الشان فضل اور رحمتیں یاد دلا کر انہیں اس کے ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی تقاضا کیطرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ اگر بنی آدم کو ہمارے ان احسانات، فضلوں اور رحمتوں کا ذرا بھی احساس ہے تو وہ اس بنیادی تقاضا کو بہرحال پورا کریں۔ وہ بنیادی تقاضا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ سورۃ المؤمن میں بنی آدم کو اپنے احسانات بے پایاں یاد دلا کر اُس بنیادی تقاضے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (المؤمن آیت ۶۶)

ترجمہ:۔ وہ (یعنی اللہ) زندہ (اور دوسروں کو زندگی دینے والا) ہے اُسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ ور اللہ کے لئے عبادت کو خاص کرتے ہوئے اُس کو پکارو۔ سب تعریف اللہ ہی کی ہے جو سب جہانوں کا رب ہے۔

تاریخ ماموریں اس امر پہ گواہ ہے کہ ہر زمانہ میں بنی آدم اللہ تعالیٰ کے احسانات بے پایاں کو یکسر بھلا کر سب سے زیادہ روگردانی اس بنیادی تقاضے سے ہی کرتے رہے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے لاپرواہی برتتے رہے ہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عطاء کردہ شرف کو خود اپنے ہی ہاتھوں پامال کر کے اللہ تعالیٰ کی مخلوق چیزوں کو خدا کا درجہ دے کر اُن کی پرستش کی انتہائی خطرناک معصیت کے مرتکب ہوتے رہے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں دُنیا کا ایک کثیر حصہ پہلے تو مسیح علیہ السلام کو خدا کا درجہ دے کر انتہائی خطرناک شرک میں مبتلا رہا اور اب سرے سے خدا کا ہی منکر ہو کر دہریت کی لعنت میں گرفتار ہے۔ وہ مشرقی اقوام جو زبانی اقرار کی حد تک خدا تعالیٰ کی ہستی کی قائل ہیں وہ بھی اطاعت سے باہر ہو کر عملاً اس کی منکر بنی ہوئی ہیں۔ اس طرح مغرب اور مشرق میں بسنے والی تمام اقوام ہی ناشکری کی مرتکب ہو کر مستحق عذاب بنی ہوئی ہیں۔ العیاذ باللہ ؛

پتے کی بات

سُن اے عزیز مرے، مجھ سے اِک پتے کی بات
نہیں حیات سے بڑھ کر کوئی متاعِ حیات
بتا رہی ہیں تجھے تیری نبض کی ضربات
پلٹ کے آنہ سکیں گے یہ عمر کے لمحات
گزار لمحہ بھی اپنا نہ تُو کبھی بے کار
کہ جانے کب تجھے آ گھیریں موت کے سکرات
ہے تیرے نام یہ پیغامِ سُورۂ وَالْعَصْر
اُلٹ کے دیکھتا رہ اپنی زیست کے صفحات
کبھی غموں کے تھپیڑے کبھی خوشی پہ خوشی
وہ کون ہے کہ رہے جس کے ایک سے حالات
کہیں پہ نغمۂ شادی کہیں پہ نوحۂ مرگ
اسی تضاد میں مضمر ہے زندگی کا ثبات
سوا خُدا کے ہر اک شئ پہ ہے فنا لازم
نہیں کسی کے لئے بھی یہاں دوامِ حیات
تُو اپنا رزق کما اپنے زورِ بازو سے
کسی کے آگے نہ پھیلے کبھی بھی تیرا ہات
ہے نچلے ہاتھ سے اُوپر کا ہاتھ ہی بہتر
خُدا کرے رہے اُوپر ترا یدِ خیرات
ہے تیرے درد کا درماں فقط دُعا صدیق
اگرچہ قابلِ افسوس ہیں ترے حالات

محمد صدیق امرتسری اسیر
مربی سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کا قیمتی سرمایہ ـــــ اخلاق حسنہ

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ مقیم کرونڈی ضلع خیرپور سندھ

بزرگ صوفیاء نے اخلاق کی مختلف تعریفیں کی ہیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے "منہاج الطالبین" میں اخلاق کی تعریف یوں فرمائی ہے کہ انسانی اعمال کا وہ حصہ جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اخلاق کہلاتا ہے۔

اعلیٰ اخلاق دین کا آدھا حصہ ہیں اور اسلام نے اخلاق پر انتہائی زور دیا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من شیءٍ فی المیزان أثقل من حسن الخلق

(ابوداؤد)

یعنی اخلاق سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے ترازو میں کسی چیز کا وزن نہیں۔

دراصل اعلیٰ اخلاق ہی ہر نیکی کی بنیاد ہیں اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کی درستی پر بہت زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:۔

انک لعلی خلقٍ عظیم

(القلم آیت ۵)

ترجمہ از تفسیر صغیر:۔ (اس کے علاوہ ہم یہ بھی قسم کھاتے ہیں) کہ تو اپنی تعلیم اور عمل میں نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق حسنہ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے جس کی پیروی کرنا ہر مومن کا اولین فرض ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ الاحزاب میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر۔

(الاحزاب آیت ۲۲)

ترجمہ تمہارے لئے (یعنی ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور آخری دن سے ملنے کی امید رکھتے ہیں) اللہ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

اسلام نے خدا تعالیٰ سے لے کر بندوں تک اور بندوں میں بادشاہ سے لے کر ادنیٰ خادم تک ہر ایک کے بارے میں حسن خلق کی تاکید فرمائی ہے افسر ماتحت، ماں باپ، بیٹے، خاوند بیوی بہن بھائی، ہمسایہ، اجنبی، دوست دشمن، انسان، حیوان ہر ایک کے حقوق مقرر فرمائے اور ان حقوق کو بہترین طور پر ادا کرنے کی تلقین و ہدایت فرمائی اور کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی اسلام نے نظر انداز نہیں کیا حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے ملنے والوں سے مسکراتے ہوئے چہرہ سے مل کر ان کے دل کو خوش کرو تو یہ بھی تمہارا ایک خلق ہو گا اور تمہیں خدا کے حضور ثواب کا مستحق بنائے گا۔ اور

ایک حدیث میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں کہ رستہ چلتے ہوئے اگر کوئی کانٹے دار چیز یا پاؤں پھسلانے والا چھلکا یا ٹھوکر لگانے والا پتھر یا بدبو پیدا کرنے والی گندی چیز وغیرہ نظر آئے تو اسے راستہ سے ہٹا دو تاکہ اس وجہ سے تمہارا کوئی بھائی تکلیف میں مبتلا نہ ہو۔

اخلاق حسنہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات پیش کرتا ہوں۔

(۱) عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من شیءٍ یوضع فی المیزان أثقل من حسن الخلق وان صاحب حسن الخلق لیبلغ به درجة صاحب الصوم والصلوۃ۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ)

حضرت ابودرداء بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اخلاق سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے ترازو میں کسی چیز کا وزن نہیں اور اعلیٰ اخلاق کا مالک انسان ایسے شخص کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے جو سالہا سال روزہ رکھے اور نمازیں پڑھے۔

۲۔ عن جابرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احبکم الیّ واقربکم منی مجلسا یوم القیامة احاسنکم اخلاقا وان ابغضکم الیّ وابعدکم منی یوم القیامة الثرثارون والمتشدقون والمتفیهقون۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم میں سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے جو ثرثار یعنی منہ پھٹ بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے والے ہیں اور لوگوں پر تکبر جتلانے والے اور منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والے ہیں۔

۳۔ فرمایا

"ان من خیارکم احسنکم اخلاقا"

(بخاری کتاب الادب)

یعنی تم میں سے بہتر وہ ہے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے۔

۴۔ عن انسؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس خلقا

(مسلم کتاب الفضائل)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے

۵۔ عن ابی ہریرۃؓ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکثر ما یدخل الناس الجنة قال تقوی اللہ وحسن الخلق۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ)

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارہ میں پوچھا گیا جس پر اکثر اور زیادہ عمل کرنے سے انسان جنت میں جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ دو چیزیں ہیں جو انسان کو جنت میں لے جاتی ہیں ایک تو تقوی اللہ ہے۔ یعنی "حسن المعاملة مع الخالق" یعنی خالق کے ساتھ حسن معاملہ ہو اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کا پابند ہو اور دوسری چیز جو انسان کو جنت میں لے جاتی ہے وہ ہے "حسن الخلق" یعنی "حسن المعاملة مع الخلق" لوگوں کے ساتھ مخلوق خدا کے ساتھ اچھا اور عمدہ برتاؤ کرنا۔

ان پانچ ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اعلیٰ اخلاق کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اعلیٰ اخلاق کا مالک انسان بڑے بلند درجہ کو پہنچتا ہے اگر انسان نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور آپ کا قرب چاہتا ہے تو پھر اعلیٰ اخلاق کی ضرورت پڑتی ہے اور آپ نے پسند ہی اس شخص کو فرمایا اس شخص کی آپ نے تعریف فرمائی ہے جو اچھے اور عمدہ اخلاق رکھتا ہو اور یہی وہ چیز ہے جو ان کو جنت کا بھی مستحق بنا دیتی ہے۔

خود آپ کے اپنے اخلاق فاضلہ کا یہ حال تھا کہ کبھی سوال کو رد نہ کیا کبھی کسی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے چھوڑنے میں پہل نہ کی یتیموں کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرا۔ بیواؤں کی دستگیری فرمائی دشمنوں کو اپنے حسن سلوک سے گرویدہ کیا۔ معمولی آدمی کی بیماری کا بھی سن لیتے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فوراً عیادت کے لئے ان کے ہاں تشریف لے جاتے۔ مدینہ میں ایک غریب بوڑھی عورت تو آپ کی خاطر مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ چند دن وہ آپ کو نظر نہ آئی آپ نے صحابہؓ سے اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ صحابہؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ تو مختصر سی بیماری کے بعد فوت ہوگئی ہے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہ بتایا پھر آپ اس کی قبر پر گئے اور دعا فرمائی۔

ایک دفعہ جب کہ آپ اپنی زوجہ محترمہ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف رکھتے تھے ایک شخص آپ سے ملنے کے لئے آیا آپ نے اس کی اطلاع پا کر حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔

"بئس العشیرۃ أو أخو العشیرۃ"

(ترمذی کتاب البر والصلۃ ص۲۹)

کہ یہ اچھا آدمی نہیں ہے مگر جب یہ شخص آپ کے پاس آیا تو آپ نے بڑی دلداری اور شفقت کے ساتھ اس سے گفتگو فرمائی جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ آپ تو اس شخص کو برا کہتے تھے مگر جب وہ آپ سے ملا تو آپ نے بڑی دلداری اور شفقت کے ساتھ اس سے باتیں کیں اور فرمایا: عائشہ کیا میرا فرض نہیں کہ لوگوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤں۔

ابو سفیان اسلام لانے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بدترین دشمن تھا مگر جب قیصر روم نے اس سے پوچھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو کیا تعلیم دیتا ہے تو ابو سفیان کی زبان سے اس کے سوا اور کوئی الفاظ نہ نکل سکے کہ وہ بت پرستی سے روکتا ہے اور حسنِ اخلاق کی تعلیم دیتا ہے کسی نے سچ کہا ہے۔

والفضل ما شہدت به الاعداء

کہ فضیلت وہی ہوتی ہے جس کا دشمن بھی اقرار کریں۔

آپ کے یہ اخلاق فاضلہ صرف انسانوں تک ہی محدود نہ تھے بلکہ بے زبان جانوروں کو بھی آپ نے اس شفقت میں شامل فرمایا۔ آپ اپنے صحابہؓ کو ہمیشہ تاکید فرماتے تھے

"فی کل کبد رطبۃ اجر"

یعنی یاد رکھو کہ ہر جاندار چیز پر رحم کرنا موجب ثواب ہے یہ وہ اخلاق ہیں جو ہمارے پیارے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھلائے جبھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

(القلم آیت ۵)

اسی طرح ایک مرتبہ کسی نے حضرت عائشہؓ سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق دریافت فرمایا تو آپ نے جواب دیا۔

"کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن"

یعنی آپ کے اخلاق وہی ہیں جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں آپ قرآنی احکام کی مجسم تصویر ہیں۔

پس وہ لوگ جو یہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں ترقی کریں انہیں چاہیئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اپنائیں ہمیشہ اخلاق ہی سے قوموں کی زندگی ہوتی ہے۔ ایسی قومیں جو اخلاق سے عاری ہو جاتی ہیں وہ ہلاکت کے قریب ہوتی اور قعر مذلت میں گرتی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جس کے اخلاق اچھے نہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اخلاق دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہیں جو آج کل کے نو تعلیم یافتہ پیش کرتے ہیں کہ ملاقات وغیرہ میں زبان سے چاپلوسی اور مداہنہ سے پیش آتے ہیں اور دل میں نفاق اور کینہ بھرا ہوتا ہے یہ اخلاق قرآن شریف کے خلاف ہیں دوسری قسم اخلاق کی یہ ہے کہ سچی ہمدردی کرے دل میں نفاق نہ ہو اور چاپلوسی اور مداہنہ وغیرہ سے کام نہ لے"

(ملفوظات جلد ششم ص۳۰)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"درشتی اور نرمی اور عفو اور انتقام اور دعا اور بددعا اور دوسرے اخلاق میں جو تمہارے لئے مصلحت وقت ہے وہ بھی اسی تبدیلی کو چاہتی ہے اعلیٰ درجہ کے حلیم اور خلیق بنو۔ لیکن نہ بے محل اور بے موقعہ اور ساتھ اس کے یہ بھی یاد رکھو کہ حقیقی اخلاق فاضلہ کو محض اپنی کوششوں سے حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم کو اوپر سے وہ اخلاق عنایت نہ کئے جائیں اور ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ روح القدس اخلاق کا حصہ نہیں پاتا وہ اخلاق کے دعوے میں جھوٹا ہے۔ یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے۔ اسلئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں سو تم اپنے خدا سے صاف رابطہ پیدا کرو، ٹھٹھا، ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خود پسندی، شرارت، کج بحثی، سب چھوڑ دو۔"

(کشتی نوح ص ۲۱، ۲۲)

پس اللہ تعالیٰ کے احکام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور آپ کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات سے اخلاق کی اہمیت واضح ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم اور اسوۂ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

مکرم برادرم ملک آیت الرحمن صاحب کا ذکرِ خیر

مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب

مکرم ملک آیت الرحمن صاحب ابن مکرم ملک فقیر اللہ صاحب آف ساہیوال مورخہ ۲۲ر فروری کو ویسٹمنسٹر ہسپتال لندن میں وفات پا گئے تھے مرحوم وفات کے وقت صرف ۵۴ سال کے تھے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم جماعت احمدیہ کے بڑے مخلص نوجوان تھے جب بھی ملتے تھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں تازہ خبر کی ان کو انتظار ہوتی تھی پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں پوچھتے پھر مسجد لندن کے مطالعہ کے کمرہ میں بیٹھ کر اخبار الفضل ربوہ۔ اخبار بدر قادیان اور مختلف مذہبی رسائل کو غور سے پڑھتے۔

مسجد فضل لندن میں حتی الوسع خود تشریف لاتے اور بچوں کو بھی ساتھ لاتے حضور پُرنور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بھی خاص پیار رکھتا۔ جب حضور پہلی بار ۱۹۶۷ء میں انگلستان تشریف لائے تو یہ پھولے نہ سماتے تھے اپنے بچوں کو بھی بار بار حضور کو ملاتے تھے۔ یہی حال حضور پُرنور کی ۱۹۷۰ء میں تشریف آوری پر رہا۔ ان کو ۱۹۷۳ء میں گردوں میں تکلیف کی شکایت ہو گئی تھی جب حضور ۱۹۷۳ء میں تیسری بار تشریف لائے تو ملک صاحب بڑی ہمت اور تکلیف اٹھا کر حضور سے ملے اس وقت ان کو خاص تکلیف تھی۔ چلنا پھرنا بھی مشکل تھا۔ حضور کی خاص دعا سے ان کو کچھ عرصہ کے لئے آرام آ گیا لیکن مارچ ۱۹۷۵ء میں گردوں میں تکلیف پھر ہوگئی اور ڈاکٹری مشورہ کے بعد ان کے گردوں کا اپریشن ہوا جو کامیاب رہا۔ دسمبر ۱۹۷۶ء کو پھر تکلیف ہوئی جو مہلک ثابت ہوئی۔

مرحوم بڑے صابر و شاکر نوجوان تھے۔ ان کے منہ سے کبھی کوئی شکایت نہیں سنی تھی۔ چنانچہ وفات سے چند روز قبل میں ان کو ویسٹمنسٹر ہسپتال میں ملنے گیا۔ اس وقت ان سے سیدھا بیٹھا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ سانس لینے کی بھی ان کو تکلیف تھی گردے بھی تقریباً جواب دے چکے تھے لیکن ملک صاحب ہر لحاظ سے پُرامید اور راضی برضا تھے فرمانے لگے "انشاء اللہ جلدی ٹھیک ہو جاؤں گا" ان کے ساتھ والے دوسرے بستر میں ایک انگریز مریض ان کے کمرہ میں پڑا تھا۔ اس کے پھیپھڑوں میں تکلیف تھی۔ اس سے میں نے ملک صاحب کے بارے میں پوچھا کہ ان کا دن کیسے گزرتا ہے تو وہ کہنے لگے کہ سارا دن ملک صاحب الحمد للہ پڑھتے رہتے ہیں۔ اور کسی قسم کی تکلیف کا اظہار نہیں کرتے حالانکہ ان کو بہت تکلیف ہے۔ مجھے نہیں پتہ الحمد للہ کا کیا مطلب ہے۔" ایک غیر انگریز جسکو دینِ اسلام کی سمجھ بھی نہیں اور جسکو الحمد للہ کے معنی بھی نہیں آتے ملک صاحب کی صحبت سے کیا سبق لیتا ہے۔ اللہ۔ اللہ۔ یہ ہے احمدیت کے پروانوں کا کام۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طبیعت میں رحم، حلم اور عفو کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا ہر وقت راضی بقضا رہتے۔ مرحوم اپنے پیچھے بیوی اور سات بچے (چار لڑکے اور تین لڑکیاں) چھوڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

جماعت احمدیہ کو کثرت کے ساتھ تسبیح و تحمید اور درود پڑھنے کی مبارک تحریک

مارچ ۱۹۶۸ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی تھی کہ جماعت احمدیہ کے تمام افراد کثرت کے ساتھ تسبیح و تحمید اور درود کا ورد کریں اور دنیا کی فضاؤں کو خدا اور اس کے رسولؐ کے ذکر سے معمور کر دیں تا کہ شیطانی آواز ان کی لہروں کے نیچے دب جائے اور اسلام غالب آجائے۔

اس وقت جماعت جن نازک حالات میں سے گذر رہی ہے اس میں ضروری ہے کہ ہم حضور ایدہ اللہ کی اس تحریک پر پہلے سے بھی زیادہ باقاعدگی اور تعہد کے ساتھ عمل کریں۔ حضور کی اس تحریک کا خلاصہ خود حضور ہی کے مبارک الفاظ میں بطور یاددہانی درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"میں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح، تحمید اور درود پڑھنے والی بن جائے۔ اس طرح پر کہ ہمارے بڑے مرد ہوں یا عورتیں کم از کم دوسو بار یہ تسبیح، تحمید اور درود پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ہے یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور ہمارے نوجوان بچے پندرہ سال سے پچیس ۲۵ سال کی عمر کے ایک سو بار یہ تسبیح اور درود پڑھیں اور ہمارے بچے سات سال سے پندرہ سال تک ۳۳ دفعہ یہ تسبیح اور درود پڑھیں اور ہمارے بچے اور بچیاں (پہلے بھی بچے اور بچیاں ہیں) جن کی عمر سات سال سے کم ہے جو ابھی پڑھنا بھی نہیں جانتے ان کے والدین یا ان کے سرپرست اگر والدین نہ ہوں ایسا انتظام کریں کہ ہر وہ بچہ یا بچی جو کچھ بولنے لگ گئی ہے، لفظ اُٹھانے لگ گئی ہے ۷ سات سال کی عمر تک۔ ان سے تین دفعہ کم از کم یہ تسبیح اور درود کہلوایا جائے۔ اس طرح پر بڑے (۲۵ سال سے زائد عمر کے) دوسو دفعہ، جوان کم از کم ایک سو بار اور بچے ۳۳ بار اور بالکل چھوٹے بچے تین بار تسبیح اور تحمید کریں۔

پس جماعت کو چاہیئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور کم از کم مذکورہ تعداد میں (زیادہ سے زیادہ جس کو جتنی بھی توفیق ملے) اس ذکر و درود کو پڑھے اور اس احساس کے ساتھ پڑھے کہ بڑی ذمہ داری ہے ہم پر تسبیح و تحمید اور درود پڑھنے کی۔ انسان اس وقت بڑے نازک دور میں سے گزر رہا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے رحمت بنا کے بھیجے گئے تھے اور آپؐ کی رحمتوں اور برکتوں کو کھینچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا لازمی ہے۔

یاد رکھیں کہ جس وقت ہم نے دنیا کی فضاؤں کو خدا کے ذکر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے پُر کر دیا اس وقت شیطانی آہ از خود بخود ان فضاؤں میں دب جائے گی اور اسلام غالب آجائے گا۔"

پرچہ قرآن مجید

بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امسال ہمارا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۲۴-۲۵-۲۶ر اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ ہر سال اجتماع کے موقع پر خدام کا پرچہ قرآن مجید ہوتا ہے۔ امسال اس پرچہ کا نصاب حسب ذیل ہوگا:۔

۱۔ پہلا پارہ مکمل با ترجمہ ۲۔ آخری دس سورتیں با ترجمہ

قائدین سے گزارش ہے کہ خدام کو اس کی تیاری کروائیں۔ اس پرچہ کا نتیجہ اجتماع کے بعد مجالس کو بھجوایا جائے گا انشاء اللہ العزیز۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریک وقفِ زندگی اور لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ وقفِ زندگی کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک اس کی ایک حد تک ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر بھی ہے۔ اگر لجنہ اماء اللہ دین کی ضرورتوں اور وقف کی اہمیت کو اچھی طرح عورتوں کے ذہن نشین کروا دے تو سال کے اندر اندر جس طرح کہتے ہیں کہ زمین نے اپنا کلیجہ نکال کر رکھ دیا ہے اسی طرح عورتیں بھی اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیں۔ عورتوں کا کلیجہ اولاد ہوتی ہے۔ اگر مائیں اپنے لڑکوں کو زندگی وقف کرنے اور دوسرے دینی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت زیادہ نوجوان اپنے آپ کو وقف کرنے لگ جائیں۔"

(الفضل ۳۰ر جنوری ۱۹۴۶ء)

لجنات اماء اللہ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق دین کی ضرورتوں اور وقف زندگی کی اہمیت کو آپ اپنے حلقہ کی عورتوں کے ذہن نشین کرائیں تا کہ مائیں اپنے لڑکوں کو زندگی وقف کرنے کی تحریک کریں اور زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس نوجوان اپنے آپ کو وقف اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے پیش کر سکیں۔

اس سال واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۲۳ر اگست بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔

وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

نوٹس برائے داخلہ

گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن برائے خواتین

۵۔ خالد پارک۔ گارڈن ٹاؤن۔ فیروز پور روڈ لاہور

۱۔ جونیئر اور سینئر ڈپلومہ کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۶ر اگست ۱۹۷۵ء ہے۔

۲۔ تعلیمی قابلیت (ا) سینئر ڈپلومہ کورس کے لئے کم از کم ایف۔ اے / ایف۔ ایس سی۔
(ب) جونیئر ڈپلومہ کورس کے لئے کم از کم میٹرک (سیکنڈ ڈویژن)

۳۔ عمر:۔ سینئر ڈپلومہ کورس کے لئے ۱۹ سال سے ۲۶ سال تک
جونیئر ڈپلومہ کورس کے لئے ۱۶ سال سے ۲۳ سال تک

۴۔ قد:۔ کم از کم پانچ فٹ

پراسپیکٹس اور فارم داخلہ کالج کے دفتر واقعہ ۵ خالد پارک۔ گارڈن ٹاؤن۔ فیروز پور روڈ سے مبلغ پچاس پیسے نقد ادائیگی کی صورت میں دستی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ جو امیدوار بذریعہ ڈاک پراسپیکٹس و فارم داخلہ حاصل کرنا چاہیں وہ مبلغ دو روپے پچاس پیسے قیمت پراسپیکٹس۔ فارم داخلہ اور ایک روپیہ پچاس پیسے ڈاک اخراجات پرنسپل کے نام منی آرڈر بھیج کر منگوا سکتی ہیں۔

دیگر کوائف کے لئے دیکھیں اخبار نوائے وقت ۲۰ر جولائی ۱۹۷۵ء

(ناظر تعلیم)

درخواستِ دعا

خاکسار کی دائیں ٹانگ میں شدید درد ہے۔ دورہ کی صورت میں درد رہتا ہے۔ احباب جماعت سے صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک سلطان احمد معلم وقفِ جدید مقیم مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ)

قائدین کرام! چندہ اجتماع کی وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائیں (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیرھویں صدی ھجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

حضرت مولانا ابوالحسنات عبدالحی لکھنویؒ

حضرت مولانا ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی (ولادت ۱۲۶۴ھ / ۱۸۴۸ء وفات ۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۶ء) رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے ہم عصر بزرگ، اہلسنت کے ممتاز و منفرد عالم "بحر علوم المعقول وحبر فنون المنقول" تھے۔

آپ بھی تصورِ خاتمیتِ محمدیہ میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم مشرب تھے جیسا کہ اُن کے درج ذیل اقتباس سے عیاں ہے:۔

"بعد آنحضرتؐ کے یا زمانے میں آنحضرتؐ کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحبِ شرعِ جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔"

(دافع الوسواس فی اثر ابن عباس صفحہ ۱۶ طبع دوم مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکھنؤ)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"علماءِ اہلسنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے عصر میں کوئی نبی صاحبِ شرع جدید نہیں ہو سکتا اور نبوت آپ کی عام ہے اور جو نبی آپؐ کے ہم عصر ہوگا وہ متبع شریعتِ محمدیہ کا ہوگا۔"

(بحوالہ "تحذیر الناس" صفحہ ۳ مطبع مجتبائی دہلی)

آپ کے مجموعہ فتاویٰ میں مندرجہ ذیل اہم فتویٰ بھی درج ہے:۔

"استفتاء ما قولکم حضراتِ علماء حنفیہ سے صورت مسئلہ کی پوچھی جاتی ہے کہ اگر کوئی شخص مرد ہندی ناخواندہ قوم افغان دعویٰ نبوت کا اس پردہ میں کرے کہ میں وکیل پیغمبر آخر الزمان کا ہوں اور واسطے تردید کتب نصاریٰ کے پیغمبر خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ ایک مطبع محمدی قائم کر کے کتب تردید دین نصاریٰ تصنیف کر کے چھپوا دوں تا دینِ نصاریٰ باطل اور رد ہو جاوے پس اس قول کو زمان مرد ہندی ناخواندہ سے باور کرنا اور اس پر اعتقاد لانا کہ بیشبہ یہ وکیل مختار فرستادہ نبی آخر الزمان کا ہے یا اس کی مدد خرچ کرنا بنام مطبع دینا روا ہے یا نہیں؟

(جواب) ھو المصوب اگر وہ شخص اپنی وکالت پر اس امر کو سند گردانتا ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا ہے پس بعد تحقیق و تفتیش اس کے خواب کی تصدیق اس کی ہو سکتی ہے۔"

(مجموعہ فتاویٰ جلد دوم کتاب المتفرقات صفحہ ۲۹۶ از حضرت مولانا حاجی حافظ ابوالحسنات محمد عبدالحیؒ طبع دوم ۱۹۵۶ء شائع کردہ ملک سراج الدین اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور)

مجلہ الفرقان کا تازہ شمارہ

ماہنامہ الفرقان کا جولائی نمبر دوسرے عشرہ کے آخر میں بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا گیا ہے۔ رسالہ بڑی پڑتال کے بعد روانہ کیا جاتا ہے اسلئے ہر خریدار کو پہنچنا ضروری ہے۔

اس شمارہ میں چند عنوان خاص ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کا پیغام ہے۔ اداریہ "حج بیت اللہ اور جماعت احمدیہ" کے عنوان سے ہے جس میں شاہ فیصل اور سلطان ابن سعود مرحوم کے دو متضاد فیصلے بھی درج ہیں۔ حضرت مسیح ناصرؑ کے ہندوستان آنے پر تحقیقی مقالہ میں ایک پادری کے سوالات کے جواب دیئے گئے ہیں۔ تشذرات اور البیان ہیں۔ مدیر المنبر لائلپور سے تازہ ملاقات کا ذکر ہے۔ عربی و اردو کی دلچسپ نظمیں ہیں۔ برطانیہ اور جاپان کے معلوماتی مکتوب بھی ہیں۔ عیسائی پادریوں سے افریقہ میں عمدہ مکالمہ بھی درج ہے۔ مساجد کے شہر ربوہ کی بارہ مساجد کی بطور پہلی قسط کے اکٹھی فوٹو شائع ہوئی ہے۔ الغرض یہ نمبر بھی ایک خاص نمبر ہے۔ احباب مطالعہ فرما کر محظوظ ہوں گے۔

سالانہ چندہ دس روپے ہے۔

(مینجر الفرقان۔ ربوہ)

پنجاب میں سیلاب نے وسیع علاقے میں تباہی مچادی

دس لاکھ تیس ہزار ایکڑ رقبہ متاثر ہوا، چار ہزار مویشی بہہ گئے

ساڑھے پانچ لاکھ افراد بے گھر ہو گئے!

لاہور ۲۱ رجولائی۔ دریائے راوی کے سیلاب نے شاہدرہ سے گزرنے کے بعد ضلع شیخوپورہ میں مادھو داس بند کے ٹوٹنے کی وجہ سے وسیع علاقہ میں تباہی مچا دی ہے۔ قریباً سولہ ہزار ایکڑ رقبہ زیر آب آ گیا۔ ادھر دریائے چناب کا سیلاب بالائی علاقوں سے گزرنے کے بعد تریموں میں پہنچ گیا ہے اور وہاں صورتِ حال ازحد مخدوش ہے۔

ریڈیو پاکستان کے مطابق ہرسہ شیخ کے بند میں شگاف پڑ جانے کی وجہ سے پانی چنیوٹ کی نواحی بستیوں میں پہنچ گیا ہے اور متعدد دیہات کو اس نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ دریائے راوی کے پانی نے تحصیل اوکاڑہ کے بیس دیہات میں تباہی مچا دی ہے۔

آمدہ خبروں کے مطابق بالائی علاقوں میں دونوں دریاؤں کی سطح بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے جبکہ نچلی طرف سیلاب کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔

محتاط ابتدائی اندازہ کے مطابق اس وقت تک پنجاب کے سات اضلاع میں ایک ہزار چار سو دیہات اور دس لاکھ تیس ہزار چار سو سینتالیس ایکڑ رقبہ متاثر ہوا ہے۔ قریباً چار ہزار مویشی بہہ گئے ہیں۔ دس ہزار سے زائد مکانات کو نقصان پہنچا ہے اور کم و بیش ساڑھے پانچ لاکھ افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ جانی نقصان کا ابھی اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔

محترمہ حبیبہ عزیز صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ربوہ کی جواں سال بیٹی حبیبہ عزیز صاحبہ اہلیہ چوہدری عزیز احمد صاحب آف لنڈن کم و بیش ڈیڑھ سال تک کینسر کے عارضہ سے بیمار رہنے کے بعد تیس سال کی عمر میں ۱۸ رجولائی کی شب کو ربوہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ دو مرتبہ میو ہسپتال لاہور میں مرحومہ کے اپریشن ہوئے۔ بعد ازاں انہیں علاج کے لئے لنڈن بھی لے جایا گیا۔ مگر افسوس ہے کہ مرض پر قابو نہ پایا جا سکا۔

۱۹ رجولائی بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کی سرگرم کارکن اور دینی کاموں میں اخلاص کے ساتھ حصہ لیتی تھیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

الفضل آپ کا جماعتی آرگن ہے اس میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!
(مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴